پندرہ روزہ

رضوان

لاہور

لاہور



ناشر: مکتبہ رضوان لاہور

بشکریہ برادرم ڈاکٹر مظہر حسین بھدرو صاحب۔ پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پندرہ روزہ

رضوان

لاہور

جلد ۱۰ — شمارہ ۲۴

مدیر اعلیٰ سید محمود احمد رضوی

نائب مدیر ابوالاسد احسن حنفی

۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء

فہرست مضامین

سید محمود احمد رضوی پرنٹر پبلشر نے کوہ نور پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر رسالہ "رضوان" اندرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

تمہارا تذکرہ حمدِ خدا ہے

عجب آئینہ حُسنِ مصطفےٰ ہے
کہ جلوہ اپنی صورت دیکھتا ہے

کلامِ پاک اے انصار کیا ہے
سراپا نعتِ محبوبِ خدا ہے

تمہارا آستاں کعبہ کا مقصود
تمہارا تذکرہ حمدِ خدا ہے

گری تھی کوہِ فاراں پر کبھی برق
زمانہ آج تک حیرت زدہ ہے

جمالِ حیدرؓ و حسنینؓ و زہراؓ
مکمل شرحِ حُسنِ مصطفےٰ ہے

خدا بھی ناز برداروں میں جس کے
میں اس کا ہوں مرا کیا پوچھنا ہے

مدینے کا وقار اللہ اکبر
مدینہ کعبۂ اہلِ وفا ہے

جہاں جبریل تھک جائیں وہاں سے
مقامِ حضرتِ خیر الوریٰ ہے

شاہ انصار الٰہ آبادی

اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ نبی صلے اللہ تعالےٰ کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے بینوا توجروا۔

الجواب

الحمد للہ البصیر السمیع والصلاۃ والسلام علی البشیر الشفیع وعلی آلہ وصحبہ کل مسلود سطیع۔ سبحان اللہ ایسے سوال سن کر کتنا تعجب آتا ہے کہ مسلمان ومدعیان سنیت اور ایسے واضح عقائد میں تشکیک کی آفت یہ بھی قرب قیامت کی ایک علامت ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احادیث شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چھپ سکیں۔ بیسیوں صحابہ صدہا تابعین ہزارہا محدثین ان کے راوی۔ حدیث کی ہر گونہ کتابیں صحاح۔ سنن۔ مسانید۔ معاجیم۔ جوامع مصنفات ان سے مالامال اہل سنت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان واطفال بلکہ دہقانی جہال بھی اس عقیدے سے آگاہ خدا کا دیدار محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زبان پر جاری صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وبارک وشرف۔ مجدد کرم فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ نے رسالہ سمع وطاعۃ لاحادیث الشفاعۃ میں بہت کثرت سے ان احادیث کی جمع وتلخیص کی یہاں بہ نہایت اجمال صرف چالیس حدیثوں کی طرف اشارت اور ان سے پہلے چند آیات قرآنیہ کی تلاوت

کرتا ہوں۔

آیت اولےٰ ۔ قال اللہ تعالیٰ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود میں بھیجے صحیح بخاری شریف میں ہے حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی مقام محمود کیا چیز ہے فرمایا ھو الشفاعۃ وہ شفاعت ہے **آیت ثانیہ** قال اللہ تعالےٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اور قریب ترہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔ دیلمی مسند الفردوس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی جب یہ آیت اتری حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذن لا ارضی و واحد من امتی فی النار یعنی جب اللہ تعالےٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ طبرانی معجم اوسط اور بزار مسند میں اس جناب ولی المسلمین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اشفع لامتی حتی ینادینی ربی ارضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد تو راضی ہوا میں عرض کروں گا اے رب میرے میں راضی ہوا۔ **آیت ثالثہ** قال اللہ تعالےٰ واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمومنٰت اس آیت میں اللہ تعالےٰ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان

مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ۔ اور شفاعت کا ہے کا نام ہے۔ آیت رابعہ قال اللہ تعالیٰ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ہ اور اگر وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہوں پھر خدا سے استغفار کریں اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بیشک اللہ تعالےٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ اس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کر کے اس نبی کی سرکار میں حاضر ہو اور اس سے درخواست شفاعت کرو۔ محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ آیت خامسہ قال اللہ تعالےٰ واذا قیل لھم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ لووا رؤسھم جب ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔ اس آیت میں منافقوں کا حال بدمآل ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے اور جو کل نہ پائیں گے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا و آخرت میں ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج اُن سے التجا نہ کرے

الاحادیث

شفاعت کبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصات

محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک، اُس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لاکر رکھیں گے۔ پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے گرمی وہ قیامت کہ اللہ بچائے بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہوکر اوپر بڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا۔ جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں لوگ اُس میں غوطے کھائیں گے گھبرا گھبرا کر دل حلق تک آجائیں گے لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ آکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے۔ آدم و نوح، خلیل و کلیم و مسیح علیہم الصلاۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سُنیں گے سب انبیاء فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں ہم اس لائق نہیں ہم سے یہ کام نہ نکلے گا نفسی نفسی تم اور کسی کے پاس جاؤ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پُرنور خاتم النبیین سیدالاولین والآخرین۔ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم انا لہا انا لہا فرمائیں گے یعنی میں ہوں شفاعت کے لئے میں ہوں شفاعت کے لئے پھر اپنے رب کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سجدہ کریں گے اُن کا رب تبارک و تعالےٰ ارشاد فرمائے گا۔ یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے یہی مقام محمود ہوگا۔

جہاں تمام اولین و آخرین میں حضور کی تعریف و حمد و ثنا کا غل پڑ جائے گا۔ اور موافق و مخالف سب پر کھل جائے گا یارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور ملک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولے کے لئے ہے کسی کے لئے نہیں والحمد للہ رب العلمین۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ اپنی حکمت کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصب شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے دوسرے کی مجال نہیں کہ اُس کا دروازہ کھول سکے والحمد للہ رب العالمین۔

یہ حدیثیں صحیح بخاری و صحیح مسلم تمام کتابوں میں مذکور اور اہل اسلام میں معروف و مشہور ہیں ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں۔ شک لانے والا اگر دو حرف بھی پڑھا ہو تو مشکوٰۃ شریف کا اردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر سُنا دے۔ اور انہیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ شفاعت کرتے کے بعد حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بخشش گنہگاران کے لئے بار بار شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللہ تعالےٰ وہی کلمات فرمائے گا اور حضور ہر مرتبہ بے شمار بندگان خدا کو نجات بخشیں گے۔ میں ان مشہور حدیثوں کے سوا ایک اربعین یعنی چالیس حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوشش عوام تک کم پہنچی ہوں جن سے مسلمان کا ایمان ترقی

پائے۔

حدیث ۱ و ۲۔ امام احمد بسند صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اور ابن ماجہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرت بین الشفاعۃ و بین ان یدخل شطر امتی الجنۃ فاخترت الشفاعۃ لانھا اعم و اکفی اترونھا للمؤمنین المتقین لا و لکنھا للمذنبین الخطائین۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امت جنت میں جائے۔ میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے کیا تم یہ سمجھ لئے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لئے ہے۔ نہیں بلکہ وہ اُن گناہ گاروں کے واسطے ہے۔ جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطا کار ہیں۔ اللھم صل و سلم و بارک علیہ والحمد للہ رب العالمین۔

حدیث ۳۔ ابن عدی حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی للھالکین من امتی میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لئے ہے جنھیں گناہوں نے ہلاک کر ڈالا۔ حق ہے اے شفیع میرے میں قربان تیرے صلے اللہ علیک۔

حدیث ۴ تا ۸ - حضرت داؤد و ترمذی و ابن حبان وحاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی ابن ماجہ ابن حبان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس اور خطیب بغدادی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **شفاعتی لاھل الکبائر من امتی** میری شفاعت میری امت میں اُن کے لئے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔ صلی اللہ تعالےٰ علیک وسلم والحمد للہ رب العالمین۔

حدیث ۹ - ابوبکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا **شفاعتی لاھل الذنوب من امتی** میری شفاعت میرے گنہگار امتیوں کے لئے ہے۔ ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی **وان زنی وان سرق** اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو فرمایا **وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی الدرداء** اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابو درداء کے۔

حدیث ۱۰ و ۱۱ - طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی

حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لاشفع یوم القیمۃ لاکثر مما علی وجہ الارض من شجر و حجر و مدر یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں میں قیامت میں اُن سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

حدیث ۱۲ ۔ بخاری مسلم حاکم بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی واللفظ لھذین حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ شفاعتی لمن شھد ان لا الہ الا اللہ مخلصا یصدق لسانہ قلبہ میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لئے ہے۔ جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

حدیث ۱۳ ۔ احمد طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل و حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انھا اوسع لھم وھی لمن مات ولا یشرک باللہ شیئا شفاعت میں امت کے لئے زیادہ وسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے۔ جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

حدیث ۱۴ ۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ

تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں اٰتی جہنم فاضرب مابھا فیفتح لی فادخلھا فاحمد اللہ بمحامد ما حمدہ احد قبلی مثلہ ولا یحمدہ احد بعدی مثلہ ثم اخرج منھا من قال لا الہ الا اللہ ملخصاً میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا۔ وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا ایسی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کیں نہ میرے بعد کوئی کرے پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے لا الہ الا اللہ کہا۔

حدیث ۱۵۔ حاکم بافادہ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

یوضع للانبیاء منابر من ذھب فیجلسون علیھا ویبقی امتی بعدی فاقول یارب امتی امتی فیقول اللہ یا محمد وما ترید ان اضع بامتک فاقول یارب عمل حسابھم فما ازال حتی اعطی قد بعثت بلھم الی النار وحتی ان مالکا خازن النار یقول یا محمد ما ترکت لغضب ربک فی امتک من بقیۃ انبیاء کے لیے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا۔ کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سرو قد کھڑا رہوں گا۔ اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو مجھے جنت میں بھیج دے اور

میری امت میرے بعد رہ جائے پھر عرض کروں گا اے رب میرے میری امت میری امت اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد تیری کیا مرضی ہے میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں عرض کروں گا اے رب میرے اُن کا حساب جلد فرما دے پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے اُن کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغہ دوزخ عرض کرے گا اے محمد آپ نے اپنی امت میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا اللھم صل و بارك علیه والحمد للہ رب العالمین۔

حدیث ۱۶ ۔ بخاری و مسلم و نسائی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری تاریخ میں اور بزار اور طبرانی و بیہقی و ابونعیم حضرت عبداللہ ابن عباس اور احمد بسند حسن و بزار بسند جید و دارمی و ابن شیبہ و ابو یعلی و ابو نعیم و بیہقی حضرت ابوذر اور طبرانی معجم اوسط میں بسند حضرت ابو سعید خدری اور کبیر میں حضرت سائب بن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن شیبہ و طبرانی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے راوی واللفظ لجابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیه وسلم واعطیت مالم یعطھن احد قبلی الی قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم واعطیت الشفاعة ان چھوں حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ہیں

میں شفیع مقرر کر دیا گیا اور شفاعت خاص مجھی کو عطا ہوگی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

حدیث ۲۲ و ۲۳۔ ابن عباس و ابو سعید و ابو موسے سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد و بخاری و مسلم نے انس اور شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کیا رضی اللہ عنہم اجمعین کہ حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان لکل نبی دعوۃ قد دعا بہا فی امۃ واستجیب لہ و ھذا اللفظ لانس و لفظ ابی سعید۔ لیس من نبی الا وقد اعطے دعوۃ فتعجلہا (ولفظ ابن عباس) لم یبق نبی الا اعطے لہ رجعنا الی لفظ انس والفاظ الباقین کمثلہ معنے قال - وانی اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی یوم القیمہ (زاد ابو موسے) جعلتہا لمن مات من امتی لا یشرک باللہ شیئا یعنی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں خاص جناب باری تبارک و تعالےٰ سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو بیشک دیا جائے گا تمام انبیا آدم سے عیسےٰ تک علیہم الصلاۃ والسلام سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لئے اٹھا رکھی وہ میری شفاعت ہے میری امت کے لئے قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری امت کے لئے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی۔ اللھم ارزقنا بجاھہ عندک امین اللہ اکبر۔

گناہگارانِ امت کیا تم نے اپنے مالک و مولے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ کمال رافت و رحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہ الٰہی عز جلالہ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا حضور نے اُن میں کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لئے نہ رکھا سب تمہارے ہی کام میں صرف فرما دیئے دو سوال دُنیا میں کئے وہ بھی تمہارے ہی واسطے تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربانِ مولے رؤف و رحیم آقا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا بگڑی بنانے والا نہ ہوگا صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حق فرمایا حضرت حق عز وجل نے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ۵ واللہ العظیم قسم اُس کی جس نے اُنہیں آپ مہربان کیا کہ ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم الٰہی تو ہمارا عجز و ضعف اور اُن کے حقوق عظیمہ کی عظمت جانتا ہے اے قادر اے واجد اے ماجد ہماری طرف سے اُن پر اور اُن کی آل پر وہ برکت والی درودیں نازل فرما جو اُن کے حقوق کو وافی ہوں اور اُن کی رحمتوں کو مکافی اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ قدر رافتہ ورحمتہ بامتہ وقدر رافتک ورحمتک بہ اٰمین اٰمین الہ الحق اٰمین۔ سبحٰن اللہ

امتیوں نے ان کی رحمتوں کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضلیت میں تشکیکیں نکالتا ہے کوئی اُن کی شفاعت میں شبہ ڈالتا ہے کوئی اُن کی توہین اپنی سی جانتا ہے کوئی اُن کی تعظیم پر بگڑ کر آتا ہے افعال محبت کا بدعت تام اجلال و ادب پر شرک کے احکام انا للہ وانا الیہ راجعون وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حدیث ۲۴ ۔ صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے میں نے دو بار تو دُنیا میں عرض کر لی اللھم اغفر لامتی اللھم اغفر لامتی الٰہی میری امت کی مغفرت فرما الٰہی میری امت کی مغفرت فرما۔ واخرت الثالثۃ لیوم یرغب الی فیہ الخلق حتی ابراھیم اور تیسری عرض اس دن کے لئے اُٹھا رکھی جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند ہو گی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام وصل وسلم وبارک علیہ والحمد للہ رب العلمین ۔

حدیث ۲۵ ۔ بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے شب اسرا اپنے رب سے عرض کی تونے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو یہ

فضائل بخشے رب عز مجدہ نے فرمایا اعطیتک خیر من ذلک (الی قولہ) خبات شفاعتک ولم اخباھا لنبی غیرک میں نے تجھے عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے میں نے تیرے لئے شفاعت چھپا رکھی اور تیرے سوا دوسرے کو نہ دی۔

حدیث ۲۶ — ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ و حاکم بحکم تصحیح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں واذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور اُن کا خطیب اور اُن کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا۔

حدیث ۲۷ تا ۴۰ — ابن منیع حضرت زید بن ارقم وغیرہ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے راوی حضرت شفیع المذنبین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شفاعتی یوم القیمہ حق فمن لم یؤمن بھا لم یکن من اھلھا میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اُس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کرکے شفاعت مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

رسالہ رضوان لاہور

علمائے اولیائے عظام کی مزار شریف [illegible] کی بوسہ [illegible]
[illegible] آثار و تبرکات کو [illegible] بوسہ [illegible] اس رسالہ [illegible]

از افادات

شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت مجدد دین
وملت رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مُسمّٰے بنام تاریخی

ابر المقال
فی استحسان
قبلۃ الاجلال

اس کتابچہ میں بدلائل شرعیہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اولیائے کرام و بزرگان دین کے تبرکات کو بوسہ دینا اور ان کا احترام کرنا اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک سے توسل کرنا اور متبرک سمجھنا جائز ہے

مکتبہ رضوان اندرون دہلی دروازہ لاہور

قیمت: ۵/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسئلہ ۔ ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ از سورت کٹھور مسجد پرب مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب، و از علی گڑھ مدرسہ مولانا مولوی سندی صاحب ظاہر ایں کہ از ہر دو جا بوقت واحد سوال آمد۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا میں ، کہ شہر مور میں قبلہ رخ کی دیوار کے ساتھ محراب کے متصل بیت اللہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا دو گز لمبا اور سوا گز چوڑا لٹکا ہوا ہے ۔ اور وہاں کے باشندے میمن وغیرہ سب سوداگر لوگ خاص، و عام بعد فراغ پنجگانہ کے اس ٹکڑے کو بوسہ دیتے ہیں اور بعد نماز جمعہ کے تو بوجہ کثرت نمازیوں کے بوسہ دینے میں بہت ہی ہجوم کرتے ہیں۔ کوئی چار بوسہ دیتا ہے ۔ کوئی زیادہ کوئی کم جیسا کسی کا دقع لگا۔ ویسا ہی اس نے کیا، اور کوئی ہجوم اور کثرت کی وجہ سے محروم بھی رہ جاتا ہے اور اس امر میں اس کو معظم چیز سمجھ کر کمال کوشش کرتے ہیں۔ کسی قدر جاننے والے تو تعظیم کا بوسہ دیتے ہیں ، اور عوام کا حال معلوم نہیں ۔ کہ وہ کیا سمجھ کر بوسہ دیتے ہیں۔ لیکن ایک ۔۔۔ دوسرے کی دیکھا دیکھی اس میں بہت مبالغہ کرتے ہیں ۔ آیا یہ امر شرعاً موجب ثواب ہے ۔ یا کسی ۔۔ خارجی کی وجہ سے مستوجب عذاب ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بوسۂ تعظیم شرعاً و عرفاً انحائے تعظیم سے ہے۔ اسی قبیل سے ہے، بوسۂ آستانۂ کعبہ و بوسۂ مصحف و بوسۂ نان و دست و پائے علماء و اولیا وکل ذٰلک مصرح بہ فی الکتب کالدر المختار وغیرہ من معتمدات الاسفار اور خود احادیث کثیرہ میں صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا دست و پائے اقدس حضور پر نور سید النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و مُہرِ نبوت کو بوسہ دینا وارد کما فصلنا بعضہ فی کتابنا البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ اور ما نحن فیہ سے اقرب و اوفق حدیث عبداللہ بن عمر بن فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے۔ کہ انہوں نے ممبر انور سرور اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے موضع جلوس اقدس کو مس کر کے اپنے چہرے سے لگایا۔ رواہ ابن سعد فی طبقات۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے مروی کہ زمانۂ منبر اطہر کو جو مزار اقدس و انور پر ہے یعنی اس کے بازو پر جو گول شکل کا ایک کنگرہ سا بنا دیتے اسے دہنے ہاتھ سے مس کر کے دعا مانگا کرتے۔ امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ روح الریاض شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ قال نافع کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یسلم علی القبر رأیتہ مائۃ مرۃ او اکثر یجیئ الی القبر فیقول السلام علی ابی بکر ثم ینصرف ورئی واضعا یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من المنبر ثم وضعہا علی وجہہ وان ابن قسیط والعتبی کان اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا خلا المسجد جسوا برمانۃ المنبر التی تلی القبر بمیامنہم ثم استقبلوا القبلۃ یدعون۔ غرض شرعاً و عرفاً

ف: منبر اطہر سے موضع نشست حضور کو مس کر کے حضرت عمر اپنے چہرے سے لگاتے۔

معلوم و معروف۔ کہ جس چیز کو معظم شرعی سے شرف حاصل ہو۔ اس کا وہ شرف بعد انتہائے مماست بھی باقی رہتا ہے۔ اور اس کی تعظیم اس معظم کی تعظیم سے گنی جاتی ہے۔ اور معاذ اللہ اس کی توہین اس معظم کی توہین تاج سلطان کو مثلاً زمین پر ڈالنا صرف اسی وقت اہانت سلطان نہ ہوگا۔ جبکہ وہ اس کے سر پر رکھا ہو۔ بلکہ جدا ہونے کی حالت میں بھی ہر عاقل کے نزدیک یہی حکم ہے۔ یہ مرتبہ تعظیم شفا شریف میں ہے۔ من اعظامه واکبارہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظام جمیع اسبابه واکرام مشاهدہ وامکنته والمکنته والمس بیته ومعاهده وما لمسه علیه الصلاۃ والسلام او اعرف به صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بے شک تعظیم منسوب بلحاظ نسبت تعظیم منسوب الیہ ہے۔ اور بے شک کعبہ شعائر اللہ سے ہے۔ تو تعظیم غلاف تعظیم کعبہ و تعظیم شعائر اللہ شرعاً مطلوب۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب۔ بلکہ نظر ایمانی سے مس و لمس کی بھی تخصیص نہیں۔ جس شے کو معظم شرعی سے کسی طرح نسبت ہے۔ واجب التعظیم و مورث محبت ہے ولہٰذا بلدۂ طیبہ مدینہ سکینہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ کے در و دیوار کو تبرکاً مس کرنا اور بوسہ دینا اہل حب و ولا کا دستور اور کلمات ائمہ و علما میں مسطور اگرچہ ان عمارات کا زمانہ اقدس میں وجود ہی نہ ہو شرف مس سے تشرف در کنار واللہ در من

قال
امر علی الدیار دیار لیلی اقبل ذا الجدار و ذا الجدارا
وما حب الدیار شغفن قلبی ولکن حب من سکن الدیارا

شفا شریف میں ہے۔ وجدیر لمواطن اشتملت تربتها علی

جسد سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدارس
ومساجد ومشاهد ومواقف ان تعظیم عرصاتها
تلثم نفحاتها وتقبل ربوعها وجدرانها هم مخلصا

پھر ارشاد فرماتے ہیں ؎

یا دار خیر المرسلین ومن به | هدی الانام وخص بالآیات
عندی لاجلک لوعة وصبابة | وتشوق متوقد الجمرات
وعلی عهد ان ملأت محاجری | من تلکم الجدرات والعرصات
لاعفرن مصون شیبی بینها | من کثرة التقبیل والرشفات

اس سے بھی ارفع و اعلیٰ و اضح و جلی یہ ہے، کہ طبقۃً طبقتہً قرناً قرناً غرباً عجماً عرباً علمائے دین و ائمہ معتمدین نعل مطہر و روضۂ معطر حضور سید البشر علیہ افضل الصلاۃ و اکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے کتابوں میں تحریر فرماتے آئے، اور انہیں بوسہ دینے اور آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے۔ علامہ ابو الیمن ابن عساکر و شیخ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی وغیرہما علماء نے اس باب میں مستقل تالیفیں کیں۔ اور علامہ احمد مقری کے فتح المتعال فی مدح خیر النعال اس مسئلہ میں اجمع و انفع تصانیف ہے، جزاہم ربہم جزاءً حسناً و رزقہم ببرکتہ خیر النعال امناً و سکناً آمین۔ محدث علامہ فقیہ، ابو الربیع سلیمٰن بن سالم کلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

یا ناظرا تمثال نعل نبیه
قبل مثال النعل لا متکبرا

اے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشۂ نعل مبارک دیکھنے والے

اس نقشہ کو بوسہ دے بے تکبر کے قاضی شمس الدین سیف اللہ رشیدی فرماتے ہیں ؎

لمن قد مس شکل نعال طٰہٰ   جزیل الخیر فی یوم المآب
وفی الدنیا یکون بخیر عیش   وعز فی الھناء بلا ارتیاب
فبادر والثم الاثار منھا   بقصد الفوز فی یوم الحساب

نقشہ نعل طٰہٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مس کرنے والے کو قیامت میں خیر کثیر ملے گی۔ اور دنیا میں یقیناً نہایت اچھے عیش و عزت و سرور میں رہے گا۔ تو روز قیامت مراد ملنے کی نیت سے جلد اس اثر کریم کو بوسہ دے۔ شیخ فتح اللہ بیلونی حلبی معاصر علامہ مقری نعل مقدس سے عرض کرتے ہیں ؎

فی مثلک یا نعال اعلی النجیب   اسرار بمبینھا شھدنا العجبا
من مرغ خدہ بہ مبتھلا   قد قام لہ ببعض ما قد وجبا

اے سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے نعل مبارک تیرے نقشہ میں وہ اسرار ہیں جن کی عجیب برکتیں ہم نے مشاہدہ کیں۔ جو اظہار عجز و نیاز کے ساتھ اپنا رخسارہ اس پر رگڑے۔ وہ بعض حق اس نقشہ مقدسہ کے جو اس پر واجب ہیں۔ ادا کرے۔ وہی فرماتے ہیں ؎

مثال نعال نعلی المصطفٰی سعدا   فامدد الی لثمہ بالذل منک یدا
وجعل منہ علی العینین معترفا   بحق توقیرہ بالقلب معتقدا
وقبلہ واعلن بالصلاۃ علے   خیر الانام وکرر ذاک مجتھدا

یہ نقشہ اس نعل مبارک کا جو مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم سے ہمایوں ہوئے۔ تو اس کے بوسہ دینے کو تذلل کے ساتھ ہاتھ بڑھا اور زبان سے اس کے وجوب و توقیر کا اقرار اور دل سے اعتقاد کرتا ہو

آنکھوں پر رکھ اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر باعلان درود بھیج اور کوشش کے ساتھ اسے بار بار بجالا۔ سید محمد موسیٰ حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح فرماتے ہیں ؎

مثال نعال المصطفیٰ اشرف الوریٰ
بہ مورد لا یبتغی عنہ مصدرا
فقبلہ لثما وامسح الوجہ موقنا
بنیۃ صدق تلق ما کنت مضمرا

مصطفیٰ اشرف الخلق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشہ نعل اقدس میں وہ مقام حضور ہے جس سے تو رجوع نہ چاہے۔ تو اسے یقین اور سچی نیت کے ساتھ چہرے سے لگا۔ دل کی مراد پائے گا۔ محمد بن فرج سبتی فرماتے ہیں ؎

فمی قبلتہا مثل نعل کریمۃ
تبقلیہا یشفی سقلہ من اسمہ استشفیٰ

اے میرے مونھ اسے بوسہ دے۔ یہ نعل کریم کا نقشہ ہے۔ اس کے بوسہ سے شفا طلب کر۔ مرض دور ہوتا ہے۔ علامہ احمد بن مقّری تلمسانی صاحب فتح المتعال فرماتے ہیں ؎

اکرم بتمثال حکی نعل من
فاق الوریٰ بالشرف الباذخ
طوبیٰ لمن قبلہ منتسباً
یلثمہ عن حب الراسخ

کس قدر معزز ہے ان کی نعل مقدس کا نقشہ جو اپنے شرف عظیم میں تمام عالم سے بالا ہیں۔ خوشی ہو اسے جو اسے بوسہ دے۔ اپنی راسخ محبت ظاہر کرتا ہوا۔ علامہ ابوالیمن ابن عساکر فرماتے ہیں۔

الثم ثری لاثر الکریم فحبذا
ان عزّ منہ ولثم ذا التمثال

نعل مبارک کی خاک پر بوسہ دے، کہ اس کے نقشے ہی کا بوسہ دینا مجھے نصیب ہو، تو کیا خوب بات ہے۔ علامہ ابو الحکم مالک بن عبد الرحمن بن علی مغربی جنہیں علامہ عبد الباقی زرقانی نے شرح مواہب شریف میں احد فضلاء المغاربہ کہا، اپنی مدحیہ میں فرماتے ہیں ؎

مثال لنعل من احب هويته … فها انا في يومي وليلي الثمه

میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین مبارک دوست رکھتا اور رات دن اسے بوسہ دیتا ہوں۔ امام ابو بکر احمد بن امام ابو محمد عبد اللہ بن حسین انصاری قرطبی فرماتے ہیں ؎

ونعل خضعنا هيبة لبهائها … وانا متى نخضع لها ابدا نعلو

فضعها على اعلى المفارق انها … حقيقتها تاج وصورتها نعل

اور نعل مبارک کے جلال قدر سے ہم نے اس کے لئے خضوع کیا، اور جب تک ہم اس کے حضور جھکیں گے، بلند رہیں گے۔ تو اسے بالائے سر رکھ کر حقیقت میں تاج اور صورت میں نعل ہے۔ شرح مواہب میں ان امام کا ترجمہ عظیمہ جلیلہ ذکر اور ان کا فقیہ و محدث ماہر و ضابط و متین الدین و صادق الورع و بے نظیر ہونا مسطور، امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری نے مواہب لدنیہ و منح محمدیہ میں ان امام کے یہ اشعار ذکر کئے۔ نعل اقدس میں انشا کئے۔ اور مدحیہ علامہ ابو الحکم مغربی کو بطا حسنہا اور نظم علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ ذکر فرمایا۔ علامہ زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔ الثمه تبركا بالنبي حصل له النشر ارجح من

النعل الکریمۃ ان امکن ذالک والا فقبل مثالھا۔ اگر ہو سکے۔ تو
اس خاک کو بوسہ دے۔ جسے نعل مبارک کے اثر سے نم حاصل ہوئی۔ ورنہ اس
کے نقشہ ہی کو بوسہ دے۔ علامہ تاج الدین فاکہانی نے فجر منیر میں ایک باب نقشہ
قبور لامعۃ النور کا لکھا۔ اور فرمایا۔ من فوائد ذلک ان من لم یمکنہ زیارۃ
الروضۃ فلیزر مثالھا ولیلثمہ مشتاقا لانہ ناب مناب الاصل
کما قد ناب مثال نعلہ الشریفۃ مناب عینھا فی المنافع و
الخواص شہادۃ التجربۃ الصحیحۃ ولذا جعلوا لہ من
الاکرام والاحترام ما یجعلون للمنوب عنہ الخ۔ یعنی اس
نقشہ کے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ جسے اصل روضۂ عالیہ کی زیارت نہ ملی
وہ اس کی زیارت کرے۔ اور شوق سے اسے بوسہ دے۔ کہ یہ مثال اس
اصل کے قائم مقام ہے۔ جیسے نعل مقدس کا نقشہ منافع و خواص میں یقیناً اس
کا قائم مقام ہو۔ جس پہ تجربہ صحیح گواہ ہے۔ ولہذا علمائے دین نے نقشہ کا اعزاز
واحترام وہی رکھا ہے۔ جو اصل کا رکھتے ہیں۔ سیدی علامہ محمد بن سلیمان،
جزولی قدس سرہٗ صاحب دلائل الخیرات نے بھی علامہ مذکور کی پیروی کی اور
دلائل شریف میں نقشہ روضہ مبارک اور خود اس کی شرح کبیر میں فرمایا۔
انما ذکرتھا تابع للشیخ تاج الدین الفاکھانی فانہ عقد فی کتابہ
الفجر المنیر بابا فی صفۃ القبور المقدسۃ وقال ومن فوائد
ذالک الخ۔ اسی طرح علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی نے مطالع المسرات شرح
دلائل الخیرات میں فرمایا۔ حیث قال اعقب المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ
ورضی عنہ ترجمۃ الاسماء بترجمۃ صفۃ الروضۃ مبارکۃ والقبور
المقدسۃ ومن فوائد ذلک ان یزور المثال من لم یتمکن

من زیارۃ الروضۃ ویشاھدہ مشتاقا ویلثمہ ویزداد فیہ حبا وشوقا وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا له من الاکرام والاحترام ما للمنوب عنه وذکروا له خواص و برکات وقد جربت الخ۔ دیکھو علمائے کرام کے یہ ارشادات، نقشوں کے باب میں ہیں، جو خود عین منتسب بھی نہیں بلکہ اس کی مثال و تصویر ہیں۔ تو غلاف کعبہ کو بعینہٖ معظم شرعی یعنی کعبۂ معظمہ سے خاص نسبت مس رکھتا ہے۔ اس کی نسبت بہ نیت تعظیم و تبرک ان افعال کے جواز میں شک وشبہ کیا ہے۔ فان المقتضی فی العموم موجود والمانع فی الخصوص مفقود وذلک کاف فی حصول المقصود والحمد للہ العلی الودود رہا لوگوں کا اس پر ہجوم کرنا یہ بھی آج کی بات نہیں قدیم سے آثار متبرکہ پر اہل محبت و ایمان یونہی ہجوم کرتے چلے آئے۔ صحیح بخاری شریف وغیرہ کتب حدیث میں ہے، جب عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سال حدیبیہ قریش، کی طرف سے خدمت اقدس حضور پر نور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں حاضر ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا۔ انه لایتوضأ الا ابتدروا وضوءه وکادوا یقتتلون علیه ولا یبصق بصاقا ولا یتنخم نخامة الا تلقوها باکفھم فدلکوا بھا وجوھھم واجسادھم الحدیث یعنی جب حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو فرماتے ہیں، حضور کے آب وضو پر بے تابانہ دوڑتے ہیں، قریب ہے، کہ آپس میں کٹ مریں۔ اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لعاب دہن مبارک ڈالتے یا کھکھارتے ہیں۔ اسے ہاتھوں میں لیتے، اور اپنے بدنوں اور چہروں پر ملتے ہیں

کادو یقتتلون علیہ کی حالت کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے
خود حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہ عالیہ میں ثابت
دارد ویکونون علیہ لبدا سے بسوال میں بدرجہ اتم اکدے
یوں میں بوسہ سنگ اسود پر ہجوم و تزاحم زمان قدیم سے ہے۔ بالجملہ
اس نفس فعل کا جواز یقینی اور جب بیت تبرک و تعظیم شعائر اللہ ہے۔ تو
قطعاً مندوب اور شرعاً مطلوب مگر پنجگانہ نماز کے بعد علی الدوام اس کی
زیارت و تقبیل کا التزام جمعہ کے دن عام عوام کے بقیدانہ ہجوم و ازدحام
میں اگر اندیشۂ بعض مفاسد دینیہ ہو۔ تو اس تقیید التزام و اطلاق ازدحام
سے بچنا چاہیئے۔ اور خود ہر وقت پیش نظر معلق رہنا باعث اسقاط حرمت
ہوتا ہے۔ ولہذا حرمین طیبین کی مجاورت ممنوع ہوئی۔ امیر المومنین،
فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد حج تمام قوافل پر دُرّہ لیے دورہ
فرماتے۔ اور ارشاد کرتے۔ اے اہل یمن، یمن کو جاؤ۔ اے اہل شام
شام کا راستہ لو۔ اے اہل عراق، عراق کو کوچ کرو۔ کہ اس سے
تمہارے رب کے بیت کی ہیبت تمہاری نگاہوں میں زیادہ رہے گی
راہ اسلم طریق اقوم یہ ہے۔ کہ اسے کسی صندوقچہ میں ادب و حرمت
کے ساتھ رکھیں۔ اور سال یا تا خواہ مہینے میں کچھ دن قرار دے۔ کہ
بروجہ اجلال حسن و اعظام مستحسن اس کی زیارت مسلمین کو کرادیا کریں
جس طرح سلطان اشرف عادل نے شہر دمشق الشام کے مدرسہ اشرفیہ
میں خاص درس حدیث کے لئے ایک مقام مسمّٰی بدار الحدیث بنایا۔ اور
اس پر جائداد کثیر وقف فرمائی۔ اور اس کی جانب قبلہ مسجد بنائی اور محراب
مسجد سے شرق کی جانب ایک مکان نعل مقدس حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم کے لئے تعمیر کیا۔ اور اس کے دروازے پر مسی کواڑ زر سے ملمع کر کے لگائے۔ کہ بالکل سونے کے معلوم ہوتے تھے۔ اور نعل مبارک کو آبنوس کے صندوق میں باادب رکھا۔ اور بیش بہا پردوں سے مزین کیا۔ یہ دروازہ ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو کھولا جاتا۔ اور لوگ فیض زیارت سراپا طہارت سے برکات حاصل کرتے۔ کما ذکرہ العلامۃ المقری فی فتح المتعال وغیرہ فی غیرہ۔ یہ مدرسہ و دار الحدیث مذکور ہمیشہ مجمع ائمہ وعلما رہے ہیں۔ امام اجل ابوزکریا نووی شارح صحیح مسلم اس میں مدرس تھے۔ پھر امام خاتم المجتہدین ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی صاحب شفاء السقام ان کے جانشین ہوئے۔ یونہی اکابر علماء درس فرمایا کئے۔ سلطان موصوف کے اس فعل محمود پر کسی امام سے انکار ماثور نہ ہوا۔ بلکہ امید کی جاتی ہے کہ خود وہ علماء اس کی زیارت میں شریک ہوئے۔ اور فیض و برکت حاصل کرتے ہوں۔ محدث علامہ حافظ برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ نور النیر اس میں فرماتے ہیں۔ بشیخنا الامام المحدث امین المالکی ۔

وفی دار الحدیث لطیف معنے	وفی ھامنتھی ادبی وسؤلے
احادیث الرسول علی تتلی	وتقبیل لاثار الرسول

یعنی ہمارے استاد امام محدث امین الدین مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مدرسہ دار الحدیث میں ایک لطیف مقصد ہے۔ اور اس میں میرا مقصود اور مطلوب بروجہ کامل حاصل ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ پر پڑھی جاتی ہیں۔ اور حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آثار شریفہ کا بوسہ مجھے نصیب ہوتا ہے۔ غرض طریقہ زیارت تو یہ رکھیں

پھر بھی بہ ادب و حرمت بے وقت و زحمت شرف بوس مل سکے، فبہا، ورنہ صرف نظر پہ قناعت کرے۔ بوسہ سنگ اسود کہ سنت مؤکدہ ہے، جب اپنی یا غیر کی اذیت کا باعث ہو، تو ترک کیا جاتا ہے۔ تو اس بوسہ کا تو پھر دوسرا درجہ ہے۔ ھذا ھو الطریق الاسلم والعلم الوسط القویم الاقوم واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

مسئلہ۔ اکثر مخلوق خدا کا یہ طریق ہے، کہ وقت اذان اور وقت فاتحہ خوانی یعنی پنچایت پڑھنے کے وقت انگوٹھے چومتے ہیں، اور علماء بھی درست بتلاتے ہیں، اور حدیث شریف سے ثابت کرتے ہیں۔ آیا یہ قول درست ہے۔ یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب

اذان میں وقت استماع نام پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگوٹھوں کے ناخن چومنا آنکھوں پر رکھنا کسی حدیث صحیح مرفوع سے ثابت نہیں، یہ جو کچھ اس میں روایت کیا جاتا ہے، کلام سے خالی، پس جو اس کے لئے ایسا ثبوت مانے۔ یا اسے مسنون و موکد جانے یا نفس ترک کو باعث زجر و ملامت کہے، وہ بے شک غلطی پر ہے۔ ہاں بعض احادیث ضعیفہ مجروحہ میں تقبیل وارد واخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس واوردہ الامام السخاوی فی المقاصد الحسنۃ والعلامۃ خیر الدین الرملی فی حواشی البحر الرائق وذکرہ العلامۃ الجراحی فالطال وبعد التتبع والتی قال لم یصح فی المرفوع من ھذا شئی کما اثرہ المحقق الشامی فی ردالمحتار اور بعض کتب فقہ میں مثل جامع الرموز شرح نقایہ وفتاوی صوفیہ وکنز العباد

وشامی حاشیہ در مختار کے کہ اکثر ان میں مستندات علمائے طائفہ اسمٰعیلیہ سے ہیں، وضع ابہامین کو مستحب بھی لکھ دیا۔ فاضل قہستانی شرح مختصر وقایہ میں لکھتے ہیں، واعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ الثانیۃ صلی اللہ علیک یارسول اللہ وعند سماع الثانیۃ منہا قرۃ عینی بک یارسول اللہ ثم قال اللھم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفر الابہامین علی العینین فانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یکون قائدا لہ الی الجنۃ کما فی کنز العباد انتہٰی رد المحتار حاشیہ در مختار میں اسے نقل کرکے فرماتے ہیں۔ ونحوہ فی فتاوی الصوفیۃ الخ پس حق اس میں اس قدر کہ جو کوئی بامید زیارت روشنائی مثلاً از قبیل اعمال مشائخ جان کر یا بتوقع فضل ان کتب پر لحاظ اور ترغیب وارد پر نظر رکھ کر بے اعتقاد سنیت فعل وحدیث و شناعت ترا سے عمل میں لائے، اس پر بہ نظر اپنے نفس فعل و اعتقاد کے تیر کچھ مواخذہ بھی نہیں کہ فعل پر حدیث صحیح نہ ہونا اس فعل سے نہی و منع کو مستلزم نہیں۔ کما صرح بہ الفاضل علی القاری فی شرح الاربعین وھذا ظاہر جداً اور صیغہ اعمال میں تصرف استخراج مشائخ کو ہمیشہ گنجائش ہے۔ جیسا کہ تصانیف شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی سے ظاہر اور خود بہ نفس حکم تجویز استخراج بھی ان کے کلام میں مصرح ہوامع میں لکھتے ہیں، اجتہاد را در اختراع اعمال تصریفیہ راہ کشادہ است مانند استخراج الطبا نسخہائے قرابادین فقیر را معلوم شدہ است کہ در وقت طلوع صبح صادق باسفار مقابل صبح نشستن و چشم را بآں نور رسانیدن و یا نور را گفتن تا ہزار بار کیفیت ملکیہ را قوت میدہد الخ" اور اسی میں ہے "چند نوع از کرامت از ہیچ ولی الا ماشاء اللہ

منفک نمی شود و از انجملہ منافات صادقہ کشف و اشراف بر خواطر و ازاں جملہ
ظہور تاثیر در دعائے او در قی و اعمال تصریفیہ او تا ملے نفیعین او منتفع
شوند الخ البتہ اسمٰعیلیہ بحکم لزومی و التزامی کہ یہ فعل اور اس کے امسال محض
حرام و سحت بدد بنی و مثل شرک مخل اصل ایمان اور زنا و قتل مومن سے بد تر
جس کے صغریٰ یعنی فعل کے ابتداع پر اسمٰعیلیہ کو خود اقرار اور کبریٰ تصریحات
تقویۃ الایمان سے آشکار اگرچہ علمائے اسمٰعیلیہ بہ نظر مصلحت اس سے تنزل
کیا کریں محض باطل و مردود و مخذول و مطرود ہے۔ وعلیہم اثباتہ
بالبرہان ولنا رد علیہم باوضح بیان انشاء اللہ الرحمٰن
المستعان اور پنجایت کے وقت اس فعل کا ذکر کسی کتاب میں نہ دیکھا گیا۔
اور فقیر کے نزدیک یہاں پر بنائے مذہب ارجح و اصح غالباً ترک زیادہ انسب
و الیق ہونا چاہیئے۔ والعلم بالحق عند الملک العلام الجلیل

مسئلہ از اوجین علاقہ گوالیار مرسلہ محمد یعقوب علی خاں از مکان میر
خادم علی اسسٹنٹ ۳ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ

چہ میفرمایند علمائے شریعت محمدی و فضلائے طریقۂ احمدی دریں مسئلہ کہ
مس ابہامین و نہادن علی العینین در وقت اذان مؤذن وغیرہ فعل و طریقہ
انیقہ مستحب صحابہ کرام و سنت خیر البشر آدم علیہ السلام ست و علمائے
ظواہر غیر مقلدین بہ سبب حقارت و استخفاف و اہانت حرام گویند مرتد و
کافری شوند یا نہ بیان فرمایند بسند کتاب اجر یابند روز حساب رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیکم اجمعین

الجواب

قال سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأیٰ

منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان ہر کہ از شما امر ناروا بیند باید کہ بدست خویش تغیرش دہد واگر نہ تواند پس بزبان و اگر نتواند پس بدل وآں ضعیف ترین الایمان است نزدیک ائمہ احمد وستۃ الا البخاری وان ابی سعید البخاری رضی اللہ تعالی عنہ ونیز در حدیث آمد النصح لکل مسلم دین آں ست کہ ہر مسلمان را خیر خواہی کنند اصلہ عند احمد والشیخین وابی داؤد والنسائی عن تمیم الداری والترمذی والنسائی عن ابی ہریرۃ واحمد عن ابی عباس رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین پس پیش از جواب امرے وضروری اہم تر باید شنید خیر البشر وخیر الناس وافضل الخلق واکرم البریہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین محمد رسول رب العلمین ست صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین کافہ مسلمین بریں معنی اجماع دارند فقیر غفر لہ اللہ المولی القدیر در تفضیل مطلق حضور افضل برحق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رسالہ مبسوط گرد آوردہ ام مسمی بہ قلائد نحور الحور من فرائد بحور النور ملقب بنام تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اجمعین آنجا بہ ذہ آیت وصد حدیث نقش حق بر کرسی تحقیق نشاندہ ام کہ ہیچ یکے از انبیائے مرسلین وخلق اللہ اجمعین بکمال رفیع وجلال منیع حضور سید العلمین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نمی رسد ماتا کہ قلم سائل طغیان کرد وبجائے ابو البشر خیر البشر بر زد وادار التخییر یۃ الجزئیۃ من جہۃ الابوۃ متاولا لبعض ما یذکر فی الباب والاول اسلم بل ہو المفرغ ان

ان سماعه الواقع والله بذات الصدر و در اعلم۔ بالجملہ حق آنست
کہ ہمچو عبارت احتراز واجب ولازم و فرض متحتم است واللہ الہادی
اکنوں بجواب مسئلہ پردازیم آرے دریں باب از خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر و ریحانہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام حسن مجتبیٰ
و حضرت سیدنا ابو العباس خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام و غیرہم حدیثہا در کتب
علماء مرویست، کہ امام شمس الدین سخاوی در مقاصد حسنہ بتفصیل برخے از آنہا پرداخت
و محط کلام محدثین کرام محققین اعلام کہ در تصحیح و تضعیف و جرح و تعدیل راہ تساہل
و تشدید ناسپردہ اند آنست کہ دریں باب حدیثے از حضور پرنور سید عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بدرجہ صحت فائز نشدہ در مقاصد فرمود لا یصح فی المرفوع من
ہذا فلا یصح رفعہ تنبیہ در رد المحتار از علامہ اسمٰعیل جراحی نقل فرمائد لم
یصح فی المرفوع من ہذا شئی و بر خادم حدیث مخفی نیست کہ در اصطلاح
محدثین نفی صحت نفی حسن ہم نمی کنند تا بہ نفی صلاح و تماسک و صلاح تمسک یا دعویٰ
وضع چہ رسد قال القاری فی الموضوعات قال ابو الفتح الازدی
لا یصح فی العقل حدیث قالہ ابو جعفر العقیلی و ابو حاتم
بن حبان انتہی و لا یلزم من عدم الصحۃ وجود الوضع کما
لا یخفی اھ ملخصاً امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام قدس سرہ فرمود
قول من یقول فی حدیث انہ لم یصح ان سلم لم یقدح لان
الحجۃ لا یتوقف علی صحۃ بل الحسن کاف باب در فضائل اعمال
احادیث ضعیفہ باجماع ائمہ مقبول است نص علیہ غیر واحد من
الحفاظ منہم الامام النووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باز چوں نیک
در نگری کلمات مذکورہ علمائے محدثین ظاہر است در آنکہ نفی صحت ہمیں باحادیث

مرفوعہ مخصوص است وانیجا خود در آثار موقوفہ کفایتے است۔ کافیہ و حجت وافیہ لاجرم
علامہ علی قاری مکی رحمۃ اللہ تعالےٰ در کتاب مذکور بعد قول مسطور لایصح رفعہ البتۃ
میفرمائد قلت واذا ثبت رفعہ الی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فیکفی للعمل بہ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم
بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین یعنی چوں اسناد ایں فعل بجانب
جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بپایہ ثبوت رسید در عمل بسندست۔ زیرا کہ
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ لازم باد بر شما سنت من و سنت خلفائے
راشدین من رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ در کنز العباد و شرح نقایہ علامہ شمس
ہروی و فتاوے صوفیہ و رد المحتار حاشیہ در مختار و غیرہا اسفار کہ ہر ہمہ از مستندات
کبرے مانعین است باستحباب ایں عمل تصریح رفت سیدی خاتمۃ المحققین امین الدین محمد
عابدین شامی قدس سرہ السامی فرماید۔ یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ
من الشہادۃ الثانیہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیۃ
منہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقول اللہم متعنی بالسمع
والبصر بعد وضع ظفرے الابہامین علی العینین فانہ علیہ
الصلاۃ والسلام یکون قائدا لہ الی الجنۃ کما فی کنز
العباد اھ قہستانی ونحوہ فی الفتاوی الصوفیہ
الخ باز اگر بالفرض ہیچ نبودی تا از قبیل اعمال علما و مشائخ ہست۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین۔ کہ بغرض زیادت روشنائی بصر بجا آوردہ و بحسن نیت و صدق
طویت برکت او فائدہ حاصل کردہ اند۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ از جمعے کثیر
از علما و صلحا نقلش نمود و علامہ طاہر فتنی علیہ الرحمۃ الغنی در مجمع بحار الانوار فرمودہ
روی تجربتہ ذلک عن کثیرین و در ہیچ مقام زینہار بودہ

تصریح در قرآن و حدیث حاجت نیست. علماء را سلفاً و خلفاً اجماع عملی و سکوتی
قائم است. که در امثال امور بہر جلب سرور و سلب شرور گوناگوں اعمال و
اوفاق و اذکار و اورادو ادعیہ و نقوش ورقی و تعاویذ بر آرند و خود خوانند،
و نویسند و بکار برند و بدیگراں تعلیم کنند و اجازت دہند و بریں معنی
از ہیچ معتمدی انکار نشوند و در مواہب لدنیہ و منح محمدیہ امام قسطلانی صاحب
ارشاد الساری شرح صحیح بخاری و مدارج النبوۃ شیخ محقق مولانا عبدالحق
محدث دہلوی وغیرہا چیزہا ازیں باب مذکوراست، و اینک علامہ ابن الحاج
مکی مالکی صاحب کتاب المدخل کہ تشدیدے بلیغ دارد در انکار بدع و
حوادث او خود نوشتن در ہمیں کتاب اعمال جدیدہ بہر اغراض عدیدہ ذکر کرد۔
و از سیدی عارف باللہ ابو محمد مرجانی وغیرہ مشائخ و اساتذہ خود آورد کہ
ہرگز چیزے از آنہا از حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ بلکہ از
صحابہ و تابعین ہم روئے ثبوت ندیدہ است بلکہ چیزہا ہستی کہ خود از مخترعات
ایں علماء باشد۔ ہم ازیں باب است عمل جدری یعنی مرض چیچک کہ شاہ عبدالعزیز
صاحب دہلوی در تفسیر سورۂ بقر ذکر نمودہ و خود از قول الجمیل وغیرہ تصانیف
شاہ ولی اللہ دہلوی چہ پرسی۔ کہ از آنجا ازیں قبیل تودہ تودہ مخترعات و محدثات
تواں یافت شاہ صاحب مذکور در ہوامع شرح حزب البحر پسید گفتہ کہ
"اجتہاد را در اختراع اعمال تصریفیہ راہ است مانند استخراج اطباء نسخہا ئے
قرابادین را ایں فقیر را معلوم شدہ است۔ کہ در وقت طلوع صبح صادق یا اسفار
مقابل صبح نشستن و چشم را بآں نور دوختن و یا نور را گفتن تا ہزار بار کیفیت
ملکیہ را قوت مید ہد الخ" بالجملہ در جواز ایں فعل اصلاً مجال مقال و محل شبہ
و احتمال نیست و ہیچ دلیلی از دلائل شرع بر منع و تحریمش۔ دلالت ندارد و فقیر

غفر اللہ تعالیٰ دریں مسئلہ رسالہ حافلہ کافلہ مسمّٰی بنام تاریخی منیر العین فی حکم
تقبیل الابہامین تصنیف کردہ ام و آنجا بحول اللہ تعالیٰ کلام یارا یا قصیٰ
مراتب نقد و تحقیق رسانیدہ ہر کرا ہوائے اطلاع بر قول فیصل و فصل مفصّل در
سر شت گوخوش باد بسوئے آں رسالہ مراجعت ایں جا جواب سائل را ہمیں
قدر پسند است کہ چیزے حرمتش از شرع مطہر ثابت نیست ہر کہ حرامش گوید
افترا بر شرع مطہر میکند و افترا بر خدا و رسول و آسان کارے ست۔ والعیاذ
باللہ سبحنہ و تعالیٰ قال ربنا تبارک و تقدس ولا تقولوا لما تصف السنتکم
الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب
ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ہ
ایناں کہ اصول کاسدہ و فروع فاسدہ در دین اختراع کردہ صدہا مباحات شرعیہ
بلکہ مستحبات قطعیہ بلکہ سنن ثابتہ را بدعت سیئہ و حرام شدید بلکہ مخل اصل
ایمان و شرک صریح و واجب العقاب و قطعی الوعید میگویند قطعاً بر خدا و رسول
جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروغ می بندند و در معاک ہلاک فقد باء
باحدھما ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا وغیر ذلک
من المھالک می افتند و ایں معنی ایشاں را نہ ہمیں بر فسق و ارتکاب کبیرہ
مقتصر دارد بلکہ بجہت عقد قلب و اتخاذ مذہب بفسق عقیدہ و ضلالت بعیدہ
و بدعت طریدہ کشد و آں ہمہ احکام خلل اصل ایمان و وجوب عذاب و قطعیت
عقاب بحکم حدیث انا عند ظن عبدی بی و قاعدہ عقلی و نقلی اقرار
مرو آزار مردم بروئے ایشاں برگردد و حکم تیر بازگشت پیدا کند اما تبیات نکو چیزے
عظیم است و زنہار آدمی را بر نیارد و از دائرہ اسلام مگر انکار مرے کہ در آوردہ
بود و بش اقرارش مدد و فعل ابتکار از حضرت ابو البشر یا دیگرے انبیائے کرام

علیهم الصلاة والسلام هنوز بپایه صحت نرسیده است پس کجا تواتر پس کجا بود نش
از ضروریات دین و خود انکار و استخفاف ایشاں لا جرم مبنی بر آنست که ثابت ندانند
از آنکه ثابت گویند و راه اهانت پویند پس تکفیر را از نهار مساعی نلیت و خود از
اعظم خطایائے ایں بیباکان زبان تکفیر مسلمانان کشادن و بکمترین چیزے حکم
شرک و کفر سر دادن است وهم مسئولون عنه یوم الجزاء وعلیه
الخروج عن عهدته فی دار القضاء پر خدر باید بود که خصلت
شنیعه و شنیعت قطعیه اس مبتدعان بخود سرایت نکند و بالله العصمة آرے
اگر بظواہر احادیث صحیح مثل باء باحدهما وحار علیه و کفر بتکفیره
که از عاظم ائمه محدثین مثل امام مالک و احمد و بخاری و مسلم و ابوداود و ترمذی
و ابن حبان در صحاح و مسانید و سنن خود شان از حضرت عبدالله بن عمر و ابو
ہریرہ و ابو ذر و ابو سعید خدری رضی الله تعالیٰ عنهم روایت نمودند نظر کرده
آید. خاصه که ایں جهولاں را بزعم خود شان هم لعمل بر ظواهر احادیث جمعه و نام ست
یا بفتوائے امام فقیہ ابوبکر اعمش و سائر ائمه بلخ و بسیاری از ائمه بخارا که مکفر مسلم
را مطلقاً کافر گویند عمل نموده شود. بلکه هم بر مذهب صحیح و معتمد و مختار للفتوی که
اگر تکفیر مسلم نه بر وجه شتم بلکه بطور اعتقاد و جزم است کافر گردد و در در مختار
ست. یفتی و در شرح نقایه قهستانی انه المختار و در ذخیره و احکام و جواهر
اخلاطی و فصول عمادی و شرح درر و غرر و شرح نقایه برجندی و شرح
وہبانیه علامه ابن الشحنه و نهر الفائق و حدیقه ندیه و فتاوی ہندیه و رد المحتار
و غیرها از. المختار للفتوی. بالقطع والیقین البرین طائفه مکفره مسلمین
حکم کفر و ارتداد بلاریب لازم است. چنانکه من فقیر در رساله مبارکه مسمّی
بنام تاریخی النهی الاکید عن الصلاة وراء عدی التقلید
۱۳۰۵ھ

مفصل گفتہ ام۔ اما بحمد اللہ تعالیٰ۔ مارا نیز احتیاط درکار است و از الفاظ ایں اہل

الفاظ اجتناب و انکار کما بینتہ ایضا فیہا وفی غیرہا من تصانیفی و فتاوی۔ واللہ الہادی۔ انہ مولاتی۔ واللہ سبحانہ

تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

مسئلہ:۔ از بہار شریف محلہ شیخانہ متصل عیدگاہ مرسلہ محمد یسین و محمد حسین

طالبان علم ۹ شوال سنہ ۱۶ھ

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں۔ کہ بزرگوں کی قبر پر جانے کے

وقت دروازے کی چوکھٹ چومنا اور پھر اس پر باوجود تعظیم پیر رکھ کے اندر

جانا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

اصل کلی یہ ہے۔ کہ تعظیم ہر منتسب بارگاہ کبریا علی المخصوص محبوبان خدا

انتمائے تعظیم حضرت عزت جل وعلا ہے۔ ومن یعظم حرمت اللہ فذلک

خیر لہ عند ربہ۔ جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے۔ وہ تو بہتر ہے اس

کے لیے اس کے پروردگار کے ہاں وقال تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ

فانہا من تقوی القلوب۔ جو اللہ کے شعاروں کی تعظیم کرے۔ وہ دلوں

کی پرہیزگاری سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان من

اجلال اللہ اکرام ذی الشیبۃ المسلم وحامل قرآن غیر

الغالی فیہ والجافی عنہ واکرام ذی السلطان

المسقط یعنی بوڑھے مسلمان اور عالم باعمل اور حاکم عادل کی تعظیمیں اللہ تعالیٰ

کی تعظیم سے ہیں۔ رواہ ابو داؤد عن ابی موسیٰ الاشعری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن اور علمائے کرام قدیماً

حدیثاً فقہاً وحدیثاً تصریحات فرماتے آئے کہ حرمۃ المسلم حیاً ومیتاً سواء مسلمان زندہ ومردہ کی حرمت یکساں ہے ولہٰذا علما نے وصیت فرمائی کہ قبر سے اتنا ہی قریب ہو۔ جتنا زندگی ودنیا میں صاحب قبر سے قریب ہو سکتا۔ اس سے زیادہ آگے نجائے عالمگیریہ میں ہے۔ فی التہذیب یستحب زیارۃ القبور وکیف الزیارۃ کنز یادتہ ذالک المیت فی حیاتہ من القرب والبعد کذا فی خزانۃ الفتاوی۔ اور شک نہیں کہ تعظیم وتوہین کا مدار عرف وعادت پر ہے کما حققہ خاتمۃ المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ فی اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد۔ توجس کی تعظیم شرعاً مطلوب ہے۔ وہاں جو جو افعال وطریق حسب عرف وعادت قوم کئے جاتے ہیں۔ اسی مطلوب شرعی کی تحت میں داخل ہوں گے جب تک کسی خاص فعل سے نہی شرعی نہ ثابت ہو۔ جیسے سجدہ یا قبر کی طرف نماز کہ یہ شرعاً ممنوع ہیں۔ ولہٰذا امام محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر پھر علامہ سندھی نے لباب میں اور ان کے سوا اور علمائے کرام نے زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرمایا۔ کل ماکان داخلٌ فی الاکرام والاجلال کان حسناً۔ جو کچھ تعظیم واجلال میں زیادہ داخل ہو خوب ہے۔ ابن حجر مکی نے جوہر منظم میں فرمایا۔ تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیہا مشارکۃ اللہ تعالےٰ فی الالوھیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ ابصارھم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ان جمیع اقسام تعظیم کے ساتھ جس میں حضرت عزت سے الوہیت میں شریک کرنا لازم نہ آئے۔ امر مستحسن ہے ان سب کے نزدیک جن کی آنکھیں اللہ تعالیٰ نے روشن کی ہیں۔ یعنی جنہیں نور

ایمان بخش ہے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ جب یہ اصل کلی
معلوم ہوگئی۔ حکم صورِ مسئولہ منکشف ہوگیا۔ آستانہ بوسی پر یہ اعتراض کہ اس جگہ
پھر پاؤں رکھ کر جائیں گے محض نادانی ہے۔ کعبہ معظمہ و مسجد حرام شریف میں بھی
یہی صورت ہے۔ اور دو صورت ایک دوسرے کے منافی نہیں منسک متوسط
میں ہے۔ ثم یأتی الملتزم ویأتی الباب ویقبل العتبۃ ویدعو و
یدخل البیت الخ مسلک متقسط میں ہے۔ یستحب ان یدخل المسجد
من باب السلام حافی وزاد فی کنز العباد ویقبل عتبۃ
اور شک نہیں۔ کہ آستانہ بوسی عرفاً انحائے تعظیم سے ہے۔ اور شرعاً اس
سے منع ثابت نہیں۔ تو حکم جواز چاہیئے۔ اقول۔ وباللہ التوفیق مگر یہاں
ایک دقیقہ انیقہ اور ہے۔ جس پر اطلاع نہیں ہوتی۔ مگر بتوفیق حضرت عزت عز
جلالہ شرع مطہر کا قاعدہ عظیمہ و جلیلہ معروفہ و مشہورہ ہے۔ کہ الامور بمقاصدہا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انما الاعمال بالنیات و
انما لکل امرء ما نوی الخ یعنی جھکنے اور پیٹھ دوہری کرنے سے
کسی کی تعظیم شرعاً مکروہ ہے۔ اور جب بقدر رکوع یا اس سے زائد ہو۔ تو کراہت
سخت واشد ہے۔ حدیث میں ہے۔ قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی
اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا الحدیث رواہ الترمذی
وابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالمگیریہ میں ہے۔ الانحناء
للسلطان ولغیرہ مکروہ لانہ یشبہ فعل المجوس کذا فی جواہر
الاخلاطی یکرہ الانحناء عند التحیۃ وبہ ورد النہی کذا فی
التمرتاشی تجوز الخدمۃ لغیر اللہ تعالیٰ بالقیام واخذ الید
والانحناء ولا یجوز السجود الا للہ تعالیٰ کذا فی الغرائب

ولو قلت لکان یحمل ھذا علی ما اذا لم یبلغ الرکوع وفیہ
مترددا وھو یجامع الجواز کما نصوا علیہ واللہ تعالیٰ اعلم مگر
محل ممانعت یہی ہے کہ نفس انحنا سے مقصود اصلی غرض تعظیم کما ھو مفاد
قولہ ایفتنی اور فحوی قولھم عند التحیۃ ویعطیہ الحصر فی
قولھم بہ ورد النھی ہے اور اگر مقصود کوئی اور فعل ہے اور انحنا خود
مقصود نہیں بلکہ اس فعل کا محض وسیلہ و ذریعہ ہے تو ہرگز ممانعت
نہیں وھو الظاھر من ان یظھر۔ عالم دین یا سلطان عادل کی تعظیم و خدمت
کے لئے اس کا گھوڑا باندھنا یا کھول کر حاضر لانا یا بچھونا کرنا یا وضو کرانا یا پاؤں دھلانا یا
اس کا جوتا اٹھانا یا مجلس سے اٹھتے وقت اس کی جوتیاں سیدھی کرنا یہ سب افعال
تعظیم و تکریم کی ہی ہیں۔ اور ان کے لئے جھکنا ضرور مگر یہ انحنا زنہار ممنوع نہیں کہ
مقصود ان افعال سے تعظیم ہے۔ نہ جھکنے سے یہاں تک کہ اگر بے جھکے یہ افعال
ممکن ہوں۔ جھکنا نہ ہوگا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بستر مبارک بچھانا
وضو کرانا۔ حضور جب مجلس میں تشریف رکھیں۔ نعلین اقدس اٹھا کر اپنے پاس
رکھنا۔ جب تشریف لے چلیں حاضر لا کر سامنے رکھنا۔ یہ دونوں جہان کی عزتیں
مبارک معزز خدمتیں بارگاہ رسالت سے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو سپرد تھیں۔ بخاری شریف میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہے۔ اولیس عندکم ابن ام عبد صاحب النعلین والوسادۃ
والمطھرۃ والمطھرۃ مرقاۃ میں ہے۔ قال القاضی یرید بہ
انہ کان یخدم الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم ویلازمہ فی الحالات کلھا فیصاحبہ
فی المجالس ویاخذ نعلہ ویضعھا اذا جلس و

حین نهض ویکون معه فی الخلوات فیسوی مضجعه ویضع وسادته اذا اراد ان ینام ویهئی له طهوره ویجعل معه المطهرة اذا قام الی الوضوء اھ اور سب سے اظہر و ازہر وہ حدیثیں ہیں۔ جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم چومنا وارد۔ فقیر نے یہ حدیثیں اپنے فتاوی میں جمع کردی ہیں۔ ازانجملہ حدیث وفد عبد القیس۔ کہ امام بخاری نے ادب مفرد اور ابو داؤد نے سنن میں حضرت زارع بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ فجعلنا نتبادر فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورجله۔ ظاہر ہے۔ کہ پاؤں چومنے کے لئے تو زمین تک جھکنا ہوگا۔ مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جائز رکھا۔ کہ مقصود بوسہ قدم کے تعظیم ہے۔ نہ نفس انحنا یہی سر نفیس ہے۔ کہ علمائے کرام نے تحیت و مجرا کے لئے زمین بوسی کو حرام بتایا۔ کہ اس میں جھکنے ہی سے تعظیم کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ زمین کو منہ لگا دیا۔ علمگیریہ میں ہے۔ من سجد للسلطان علی وجه التحیة اوقبل الارض بین یدیه لا یکفر ولکن یاثم لارتکابه الکبیرة وهو المختار کذا فی جواهر الاخلاطی وفی الجامع الصغیر تقبیل الارض بین یدی العظیم حرام وان الفاعل والراضی اثمان کذا فی التاتارخانیة وتقبیل الارض بین

بین العلماء والزهاد فعل الجهال والغافل والساعی علی الجلی

كذا في الغرائب انتهى باختصار۔ اور علما کہلانے والے

زمین مدینہ طیبہ کو بوسہ دینے اور اس کی خاک پر منہ اور رخسارے ملنے کی

قسمیں کھاتے۔ اور ممکن ہو۔ تو وہاں آنکھوں اور سر سے چلنے کی تمنائیں فرماتے

اور اسی کو واجب بلکہ بوسہ واجب سے بھی کم بتاتے ہیں۔ کہ یہاں تعظیم

بالاخنا مقصود نہیں۔ بلکہ براہ محبت بطور تبرک اس زمین پاک کو بوسہ دینا۔ اس

کی خاک سے چہرہ نورانی کرنا بن پڑے۔ تو پاؤں رکھنے سے اس عظمت والے

مقام کو بچانا امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب الشفا فی تعریف

حقوق المصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وجدير لمواطن

اشتملت تربتها على جسد الشريف ومواقف سيد

المرسلين ومتبوأ خاتم النبيين واول ارض مس جلد المصطفى

ترابها ان تعظم عرصاتها وتنسم نفحاتها وتقبل ربو

عها وجدرانها

وعلی عهد ان ملأت محاجری	من تلكم الجدران والعرصات
لاعفرن مصون شيبی بينها	من كثرة التقبيل والرشفات

اھ مختصراً۔ یعنی لائق ہے۔ ان مواضع کو جن کی زمین جسم پاک سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی قیام گاہیں خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی جائے قرار اور پہلی وہ زمین جس کی مٹی نے جسم پاک مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مس کیا۔ اس کے میدانوں کی تعظیم کی جائے۔ اور اس کی مہکتی ہوئی خوشبوئیں سونگھی جائیں۔ اور منزلیں اور دیواریں چومی جائیں۔

اور مجھ پہ ہے۔ کہ اپنی آنکھوں کے گوشے ان دیواروں اور میدانوں سے بھروں گا۔ خدا کی قسم میں اپنی سفید ڈاڑھی کہ گرد و غبار سے بچائی جاتی ہے۔ ان میدانوں میں کثرت بوسہ بازی سے ضرور خاک آلود کروں گا۔ **علامہ** سندی تلمیذ امام ابن الہمام نے لباب المناسک میں فرمایا۔ اذا وقع البصر علی طیبۃ واشجارھا المعطرۃ دعا بخیر الدارین وصلی وسلم علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والاحسن ان ینزل من راحلتہ بقربھا ویمشی باکیا حافیا ان اطاق تواضعا للہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکلما کان ادخل فی الادب والاجلال کان حسنا بل لو مشی ھناک علی احداقہ وبذل المجہود من تذللہ وتواضعہ کان بعض الواجب بل لم یؤد بہ عشار عشرہ۔ یعنی جب مدینہ طیبہ اور اس کے مہکتے ہوئے درختوں پر نظر پڑے۔ دونوں جہان کی بھلائی مانگے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صلاۃ وسلام عرض کرے اور بہتر یہ ہے۔ کہ مدینہ طیبہ کے قریب سواری سے اترے اور ہو سکے۔ تو روتا ہوا برہنہ پا چلے۔ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے تواضع کے لئے اور جو کچھ ادب و تعظیم میں زیادہ دخل رکھے خوب ہے۔ بلکہ وہاں آنکھوں کے بل چلے۔ اور تذلل و فروتنی میں پوری کوشش خرچ کر دے۔ تو واجب کا ایک حصّہ ہو۔ بلکہ سوواں بھی ادا نہ ہو۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلی آلہ وصحبہ کما ینبغی لاداء حقہ العظیم۔ امین

امام احمد قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مواہب شریف میں امام حافظ الحدیث فقیہ علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن رشید سے نقل فرماتے ہیں۔ سفر مدینہ طیبہ میں میرے رفیق ابو عبد اللہ وزیر ابن القاسم بن الحکم ساتھ تھے۔ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں۔ جب میقات مدینہ طیبہ پہ آئے۔ ہم سواریوں سے اتر

لئے پیادہ چلتے ہی انہیں آثار شفا نظر آئے۔ فوراً حسب حال ارشاد کیا ؎

وبالتراب منها اذ کحلنا جفوننا　　شفینا ولا بأسا نخاف ولا کربا

نسفح سجال الدمع فی عرصاته　　ونلثم من حب الواطئه التربا ۲

جب اس کی خاک کا ہم نے سرمہ لگایا شفا پائی۔ تو اب کسی شدت و تکلیف کا اندیشہ نہیں ہم آنسوؤں کے ڈول اس کے میدانوں میں بہاتے ہیں۔ اور اس زمین پر چلنے والے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی محبت میں خاک کو چومتے ہیں۔ پھر خود اپنے حالات میں فرماتے ہیں۔ جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے۔ اور سب اہل قافلہ پیادہ ہوئے۔ میں نے کہا ؎

ابیتك زائراً وودت انی　　جعلت سواد عینی امتطیه

ومالی لا اسیر علی الماقی　　الی قبر رسول الله فیه

میں زیارت کے لئے حضور میں حاضر ہوا۔ اور تمنا تھی۔ کہ اپنی آنکھ کی پتلی پر اس راہ میں چلوں اور کیوں نہ چلوں۔ آنکھوں کے بل اس مزار پاک کی طرف جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں۔ علامہ۔ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔ کان الشیخ احمد بن الرفاعی کل عام یرسل مع الحجاج السلام علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فلما زاره وقف تجاه مرقده وانشد ؎

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها　　تقبل الارض عنی وهی نائبتی

وهذه نوبة الاشباح قد حضرت　　فامدد یمینك کی تحظی بها شفتی

فقیل ان یمین الشمر لفیتہ دخ آت لہ فقبلہا وھنیاً لہ ثم ھنیاً یعنی امام اجل قطب اکمل حضرت سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال حاجیوں کے ہاتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کر بھیجتے۔ جب خود حاضر آئے مزار اقدس کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اور عرض کی۔ کہ میں جب دور تھا۔ اپنی روح بھیج دیتا تھا۔ کہ میری طرف سے زمین کو بوسہ دے۔ تو وہ میری نائب تھی۔ اور اب باری بدن کی ہے۔ کہ جسم خود حاضر ہے۔ دست مبارک عطا ہو۔ کہ میرے لب اس سے بہرہ پائیں۔ کہا گیا۔ کہ دست اقدس ان کے لئے حاضر ہوا۔ انہوں نے بوسہ دیا۔ تو بہت بہت مبارک ہو۔ ان کو۔ **علامہ** احمد بن مقری فتح المتعال میں فرماتے ہیں۔ جب **امام** اجل علامہ تقی الملۃ والدین ابو الحسن علی سبکی ملک شام میں بعد وفات امام اجل ابو زکریا مدرسہ جلیلہ اشرفیہ میں دار الحدیث کے درس دینے پر مقرر ہوئے۔ فرمایا ؎

وفی دار الحدیث لطیف معنی   الی بسط لہا اصبو و اوی

لعلی ان امس بحر وجہی   مکاناً مسہ قدم النواوی

دار الحدیث میں ایک معنی لطیف ہے۔ اس کے بستروں کی طرف میل کرتا اور قرار پکڑتا ہوں۔ شاید میرا چہرہ لگ جائے۔ اس جگہ پر جہاں امام نووی کے قدم چھو گئے ہوں۔ پس **خلاصہ امر**۔ یہ قرار پایا۔ کہ اگر آستانہ بلند ہو۔ کہ بے جھکے بوسہ دے سکے۔ تو بلاشبہ اجازت ہے۔ اور اگر پست خصوصاً زمین دوز ہو۔ تو اگر ولی زندہ یا مزار سامنے ہے۔ اس کے مجرے کی نیت سے جھک کر بوسہ دیا۔ تو ناجائز ہے اور اگر محض بنظر تبرک وحب اپنے جی نفس الخنا سے تعظیم مقصود نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق پھر بھی عالم مقتدا

اور اسی طرح ہر اس شخص کو جس کے کچھ اتباع ہوں۔ اس کے افعال کا اتباع کریں۔ اسے مناسب ہے۔ کہ اپنے عوام متبعین کے سامنے نہ کرے۔ مبادا وہ فرق نیت پر آگاہ نہ ہوں۔ اور اس کے فعل کو سند جان کر بے محل بجا لائیں۔ ایسی حالت میں صرف اس قدر کافی ہے۔ کہ آستانہ کو ہاتھ لگا کر اپنی آنکھوں اور منہ پر پھیر لے جیسے طرح عبد اللہ بن عمر وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم منبر انور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ شفاء شریف میں ہے۔ رؤی ابن عمر واضعا یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من المنبر ثم وضعہا علی وجہہ عن ابن قسیط والمجتبی کان اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا خلی المسجد جسوا رمانۃ المنبر التی تلی القبر بمیامنہم ثم استقبلو القبلۃ یدعون یہ دونوں حدیثیں امام ابن سعد نے کتاب الطبقات میں روایت کیں کما فی مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفا علامہ خفاجی نسیم الریاض فرماتے ہیں۔ وھذا یدل علی جواز التبرک بالانبیاء والصالحین واثارھم وما یتعلق بھم مالم یؤد الی فتنۃ او فساد عقیدۃ وعلی ھذا یحمل ما روی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من انہ قطع الشجرۃ التی واقعۃ تحت البیعۃ لئلا یفتتن بہا الناس لقرب عھدھم بالجاھلیۃ فلا منافاۃ بینھما ولا عبرۃ بمن انکر مثلہ من جھلۃ عصرنا وفی معناہ انشد واسہ

امر علی الدیار دیار لیلیٰ — اقبل ذا الجدار وذا الجدار

وما حب الدیار شغفن قلبی — ولکن حب من سکن الدیار

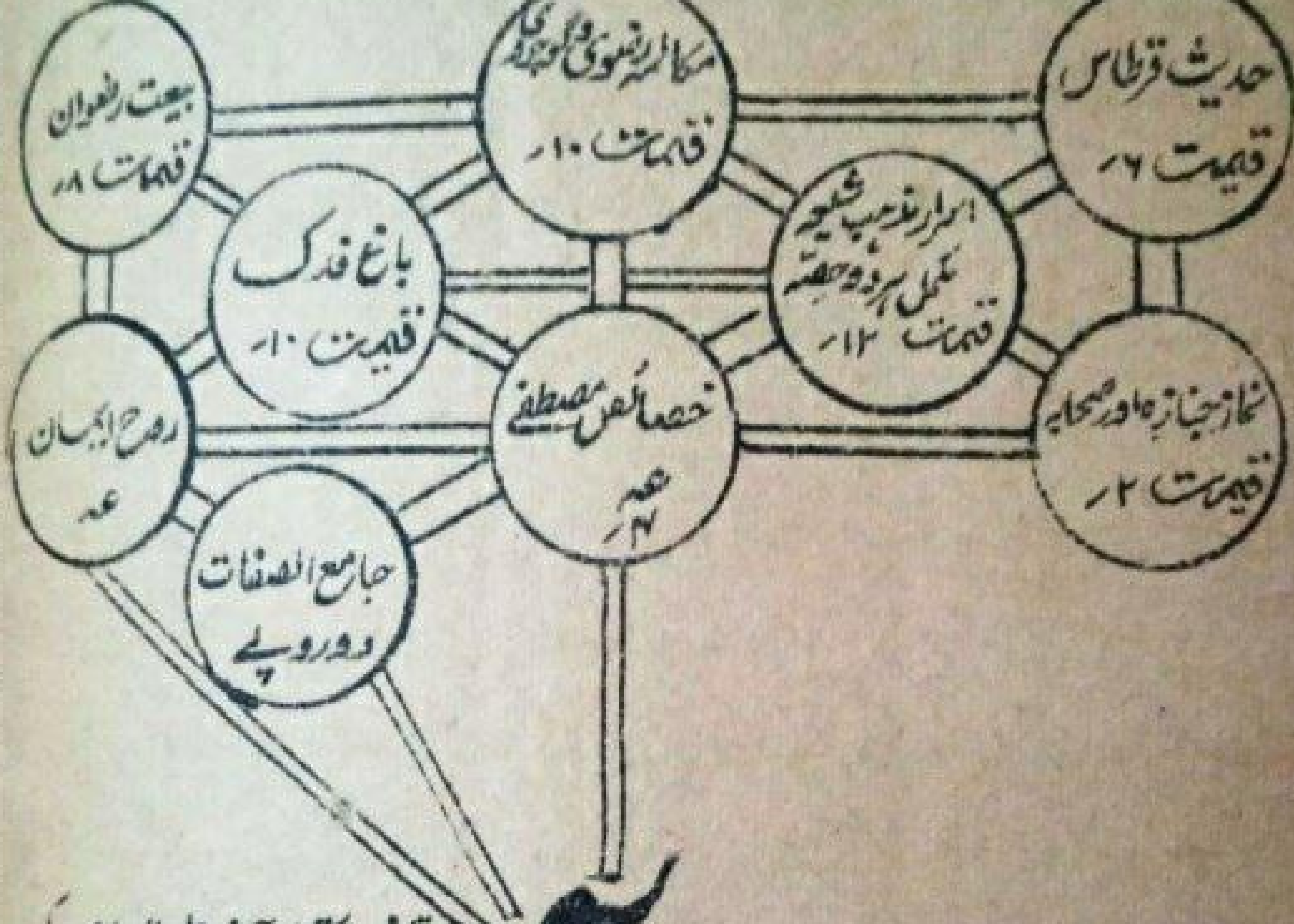
واللہ تعالیٰ اعلم فقط

ایمان افروز کتابیں

ان کتابوں میں

صحابہ کرام پر اعتراضات کے جوابات درج ہیں

مدیر رضوان



یہ

تینوں کتابیں حضور علیہ السلام کے

فضائل و مناقب کے بیان میں نہایت ایمان افروز مضامین پر مشتمل ہیں

بشکریہ برادرم ڈاکٹر مظہر حسین بھدرو صاحب۔ پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

ملنے کا پتہ

مکتبہ رضوان اندرون دہلی دروازہ لاہور

REGD L No. 5471

The "RIZWAN" Lahore,

کتاب خصائصِ مصطفےٰ

حضرت مولانا سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان کی حسین و جمیل اور متبرک تالیف

جس میں حضور سید المرسلین خاتم النبیین سید عالم نورِ مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا حلیہ مبارک سر مقدس سے لے کر قدم پاک تک کے خصائص، فضائل، برکات و حسنات اور آپ کا حسین و جمیل سراپا مقدس مستند و معتبر روایات و احادیث سے اخذ کر کے درج کیا گیا ہے اور آپ کے ایک ایک عضو کے اوصافِ حمیدہ و معجزاتِ جمیلہ کی تصویر کھینچ دی گئی ہے۔ یہ کتاب واعظوں کے لئے سرمایہ اور عاشقوں کے لئے سکونِ قلب ہے

کتابت و طباعت عمدہ ٹائیٹل رنگین **قیمت** ایک روپیہ محصول ڈاک [illegible]

جامعُ الصّفات

حضرت مدیر رضوان کی دوسری ایمان افروز تالیف

جس میں حضور رحمتِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب معجزات و کرامات کو ایک اچھوتے انداز میں پیش کیا گیا ہے اور آپ کے جامع جمیع کمالاتِ اولین و آخرین ہونے پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب میں سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح کلمۃ اللہ تک مشاہیر انبیاء کے معجزات و کرامات پر تبصرہ ہے اور موازنہ و مقابلہ کر کے یہ دکھایا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام جامع الصفات ہیں اور آپ کی عظمت و بزرگی، معجزات و کرامات سب سے زیادہ تفوق و برتری کے مالک ہیں۔ یہ کتاب معجزاتِ نبویہ کا خزینہ اور نہایت ایمان افروز مضامین پر مشتمل ہے۔

کتابت، طباعت عمدہ، ٹائیٹل رنگین۔ **قیمت** ۱۲/ محصول ڈاک [illegible]

ملنے کا پتہ: **مکتبۂ رضوان لاہور**

بشکریہ برادرم ڈاکٹر مظہر حسین بھدرو صاحب۔ پیشکش:۔ محمد احمد ترازی